سجاوٹ اور جلوسِ میلاد کی وجہ سے نماز یا جماعت چھوڑنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin-7501 تاریخ 12-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ماہِ ربیع الاول میں گلیوں وغیرہ کی سجاوٹ کے دوران، یونہی جلوسِ میلاد میں شرکت کی وجہ سے جماعت چھوڑنا یا نماز ہی قضا کر دینا کیسا؟ کئی لوگ ان کاموں میں مشغولیت کے سبب نماز یا جماعت کی بالکل بھی پرواہ نہیں کرتے، برائے کرم اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ شریعت کے دائرے میں رہ کر نبی پاک صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں گھروں، گلیوں اور محلوں کو سجانا، چراغاں کرنا، جھنڈے لگانا، جلوس نکالنا اور خوشی کا اظہار کرنا وغیرہ سب امور جائز و مستحسن اور باعثِ ثواب ہیں؛ ان چیزوں کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ **لیکن یاد رہے کہ ان کاموں میں مشغولیت نماز قضا کرنے، یونہی واجب جماعت چھوڑ دینے کے لیے ہرگز ہرگز عذر نہیں، کیونکہ** نماز تمام فرائض میں انتہائی اہم و اعظم رکن، دین کا ستون اور حضور شہنشاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، قرآن و حدیث میں اسے قائم کرنے کی تاکید اور چھوڑنے پر سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں، اتنی تاکید و وعیدات کسی دوسری عبادت کے لیے بیان نہیں ہوئیں۔ خود آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کے مطابق: جو شخص نماز کی حفاظت نہیں کرتا، اس کا حشر فرعون،

قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ حتی کہ کل بروزِ قیامت اعمال میں سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہو گا، اگر یہ درست ہوئی، تو بقیہ اعمال بھی ٹھیک ہوں گے اور یہی درست نہ ہوئی، تو بقیہ اعمال بھی درست نہ رہیں گے۔

اور جماعت میں حاضر نہ ہونے سے متعلق فرمایا: ظلم پورا ظلم، کفر اور نفاق یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کے منادی کو نماز کے لیے بلاتا سنے اور وہ جماعت کے لیے حاضر نہ ہو۔ **لہذا میلاد سے متعلق معمولاتِ اہلسنت کی ضرور بجاآوری ہونی چاہیے، لیکن اس کی وجہ سے نماز و جماعت کو ہر گز نہ چھوڑا جائے، ورنہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حق دار ہوں گے۔**

معمولاتِ میلاد پر دلیل:

اللہ جل شانہ نے قرآنِ کریم میں اپنا فضل اور رحمت ملنے پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور یقیناً نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالی کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں، لہذا آپ کی ولادت کی خوشی میں جائز خوشیاں منانا عین حکمِ خداوندی کے مطابق ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ-هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(پارہ 11، سورہ یونس، آیت 58)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین کے مختلف اَقوال ہیں۔۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت قرآنِ کریم۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا﴾ ترجمہ: اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ بعض نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل قرآن ہے اور رحمت حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہیں

تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

اور اگر بالفرض اِس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ نہ بھی ہو، تو جداگانہ طور پر تو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں، لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی، خواہ وہ میلاد شریف کرکے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کے لیے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے، تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہیے۔" (تفسیرِ صراط الجنان، جلد4، صفحہ340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز کی اہمیت و چھوڑنے پر وعیدات:

نماز کی پابندی کرنے کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔" (پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت238)

اور نمازیں ضائع کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾ ترجمہ کنز العرفان: "تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی، تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غَی سے جاملیں گے۔" (پارہ16، سورہ مریم، آیت59)

حدیثِ پاک میں ہے: "من لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجاة وكان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف" ترجمہ: جو شخص نماز کی حفاظت نہ کرے، بروزِ قیامت اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور (معاذاللہ!) اس کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد11، صفحہ141، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے: ”اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلاۃ، فان صلحت صلح لہ سائر عملہ وان فسدت فسد سائر عملہ“ **ترجمہ: پہلی چیز جس کا روزِ قیامت بندے سے حساب ہو گا، وہ نماز ہے، اگر یہ درست ہوئی، تو بقیہ اعمال بھی درست ہوں گے اور یہ درست نہ ہوئی، تو بقیہ اعمال بھی درست نہ رہیں گے۔** **(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد2، صفحہ240، مطبوعہ قاھرہ)**

جماعت چھوڑنے پر وعیدات:

شہنشاہِ امم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لقد هممت ان آمر فتيتي فيجمعوا حزما من حطب، ثم آتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم“ **ترجمہ: تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں، پس وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں، پھر ان لوگوں کے پاس آؤں، جو بغیر عذر گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں۔**

(سنن ابی داؤد، جلد1، صفحہ150، مطبوعہ بیروت)

مزید ارشاد فرمایا: ”الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادی اللہ ینادی بالصلاۃ یدعوا الی الفلاح ولا یجیبہ“ **ترجمہ: ظلم پورا ظلم، کفر اور نفاق یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کے لیے ندا کرتا اور کامیابی کی طرف بلاتا سنے اور وہ حاضر نہ ہو۔**

(مسند احمد بن حنبل، جلد24، صفحہ390، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

07ربیع الاول1446ھ/12ستمبر2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے